رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ دو ۲ روپے آٹھ آنے

نمبر ۱۸ | ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۷ھ | جلد ۲

KHILAFAT LIBRARY

تمنّا

آہ! میری بے اثر ہے. نالۂ میرا نارسا
ہائے پھر اب کس کو بھیجوں رحم لانے کیلئے

ساتھ چھوڑا سب نے میرا اس شب دیجور میں
ہیں فقط آنسو! لگی دل کی بجھانے کیلئے

چرخ! تیرا لات دن مسلم پہ یہ جور و ستم
آزمانے کے لئے ہے؟ یا ستانے کیلئے

چھوڑ دے! اب رحم کر صدقہ میں اس محبوبؐ کے
اور جو آیا ہے اب عیسےؑ زمانے کیلئے

کشتیٔ اسلام بھنوروں میں پھنسی ہے! کیجئے
جلد تدبیرِ عمل اس کے چھڑانے کیلئے

قوم کے اے خیر خواہو! اے خواتینو اٹھو!
کھیتے جاؤ. کشتیٔ دیں کو بچانے کیلئے

ڈھونڈتے جاؤ کہ آخر پاؤ گے وہ بوستاں
جس میں آتی ہیں بہاریں پھر نہ جانے کیلئے

آج گر غفلت میں تم نے وقت یہ ضائع کیا
پھر نہ جا ہو گی یہ شہرِ زیست پانے کیلئے

اے رسولِ انس و جاں ہاں اے شفیعِ عاصیاں
کچھ مدد کیجے اب اُمّت کو بچانے کیلئے

تشنہ لب ہوں دیر سے بھر دیجئے مجھ کو بھی جام
سنتی ہوں میں! آپ ہیں کوثر لٹانے کیلئے

(امۃ الحفیظ بیگم - شمیم - مانڈلے اپر برما)

دعا کی جائے

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم (مانڈلے) برما کے ہاں جولائی میں لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے بعد محترمہ عزیزہ ٹائیفائڈ فیور میں مبتلا ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے اب تک طبیعت ناساز چلی آتی ہے۔ سب مصباحی بہنیں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مصباح کی مضمون نگار خواتین کی غمگسار بہن کو شفاء عاجلہ دے۔ اور مولود مسعود کی عمر دراز ہو۔ محترمہ موصوفہ نے پانچ روپے بھجوائے ہیں تاکہ دو غریب مسکین بہنوں کے نام مصباح جاری ہو سکے۔ اس کے متعلق درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

KHILAFAT LIBRARY

وی پی آئے ہیں

جن مصباحی بہنوں نے تا حال مصباح کا چندہ سالانہ ادا نہیں کیا یا ان کا سلسلہ چندہ جولائی ۱۹۳۸ء تک ختم ہو گیا ہے۔ ان کے نام یکم اکتوبر کا مصباح وی پی ہو گا۔ سو سب بہنیں جن کے نام وی پی آئیں۔ مہربانی فرما کر وصول کر لیں۔ تا مصباح وقت پر باقاعدہ نکلتا رہے۔ اور اس کے اخراجات ادا کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

رفیق خانہ داری

یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ جسے محترمہ مسز جے ڈینیل گوجرات نے تالیف کیا ہے۔ اس میں دیسی انگریزی کھانے پکانے کی ترکیب اچار، مربے، چٹنیاں، شربت مٹھائیاں، کیک، بسکٹ بنانے کے گر، طبی ہدایات بچوں کی پرورش۔ کپڑوں کی صفائی تیمارداری اور بیماروں کی غذا وغیرہ امور خانہ داری کے متعلق عملی ہدایتیں دی ہیں۔ ہم بڑی خوشی سے اس کتاب کی سفارش کرتے ہیں کہ اہل استطاعت اسے منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ کاغذ عمدہ لکھوائی معمولی قیمت عہ ملنے کا پتہ:۔ مسز جے ڈانیل گوجرات پنجاب۔

شکریہ

دلچسپ معلومات کا سلسلہ جو ع-ن بہادر گڑھ کاٹھیاوار کے نام سے شائع ہو رہا ہے یہ نہایت مفید ہو گا۔ اس کے لئے ہم مضمون نگار کا بہت بہت شکرگزار ہیں۔

دعا کامیابی

محترمہ غلام فاطمہ بنت چودھری غلام محمد صاحب بی اے پہلی خاتون ہیں جو دارالامان سے میڈیکل سکول میں تعلیم پانے کے لئے لدھیانہ گئی ہیں۔ اب ۷ ستمبر سے محترمہ موصوفہ کا فائنل ایئر کلاس امتحان ہے۔ سب بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔

تادیب النساء کے مکمل فائل

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستورات میں اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق رسالہ احمدی خاتون (جس کا نام بعد میں تادیب النساء ہو گیا) نے پیدا کیا۔ اس کے مضامین کی خوبی اور عمدگی کو سب نے تسلیم کیا۔ اس رسالہ کے کچھ مکمل فائل موجود ہیں۔ آپکی زنانہ لائبریری ہرگز مکمل نہیں ہو سکتی اگر اسمیں تادیب اور احمدی خاتون کے فائل نہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد یہ فائل ایک اشرفی فی فائل پر بھی نہیں مل سکیں گے۔ اس لئے آپ جلد خرید لیں۔ ہر ایک سال کے فائل کی قیمت چار روپے ہو گی۔ مکمل سٹ خریدنے والوں کے ساتھ ایک روپیہ فی فائل رعایت کی جائیگی۔ اور صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ تمام درخواستیں اس پتہ پر ہوں۔

مینیجر الحکم و تادیب النساء قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دار الامان ۔ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۸ء

دُنیا کا عظیم ترین گلیشیر

آج کل ایک گلیشیر کے پھٹنے کی بیشمار خبریں متعدد اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں ۔ اور اس زبردست نقصان کی وجہ سے جو یہ پھٹ کر کریگا ۔ تمام دنیا کی توجہ اس طرف ہو گئی ہے ۔ اخبارات میں بڑی بڑی سُرخیاں دیکر مبالغہ آمیز مضامین بھی لکھے گئے ۔ حتیٰ کہ یہ غلط خبر بڑے زور و شور سے شائع کی گئی کہ یہ برف کا تودہ ٹوٹ گیا ہے ۔ اور فلاں فلاں دیہات اور فلاں فلاں شہروں کو برباد کر چکا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ تہذیب نسواں میں ایک بہن نے کسی مضمون کا ترجمہ کر کے یا کسی اخبار سے ماخوذ عبارت اس گلیشیر کے متعلق لکھی ۔ اور یکم ستمبر کے مصباح میں بھی ” اٹک میں سیلاب “ کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا گیا ۔ چونکہ یہاں کے مضمون لکھنے والوں کو وہاں کے صحیح حالات کا علم نہیں ۔ اس لئے جس طرح کسی سے سُنا ۔ اسی طرح لکھدیا ۔ میں لداخ میں جسے لیہ بھی کہتے ہیں ۔ اور جو گلیشیر سے قریب ہی ہے رہ چکی ہوں ۔ اور ایک مدت تک وہاں کے حالات سے واقف ہوں ۔ اس لئے مندرجہ ذیل چند سطور سپرد قلم کرتی ہوں ۔ تاکہ بہنوں کو وہاں کے صحیح حالات بتاؤں

لیہ برف کے پہاڑ سے تقریباً ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔ اور کشمیر کی سرحد پر واقع ہے اسکی بلندی سطح سمندر سے ۱۲۰۰۰ فٹ ہے ۔ یہ چھوٹا سا مقام تجارتی مرکز ہونے کی وجہ سے بہت مشہور ہے ۔ موسم گرما میں یارقند ۔ لاسہ ۔ ہندوستان وغیرہ کے تمام سوداگر وہاں جمع ہوتے ہیں ۔ اور تین ماہ تک جبکہ موسم خوشگوار ہوتا ہے ۔ اپنا کاروبار کرتے ہیں ۔ اس کے بعد چونکہ سردی انتہا درجہ کی پڑتی ہے اور تمام اطراف کے راستے بوجہ کثرت برف باری بند ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے سب لوگ اپنے اپنے علاقوں کو واپس چلے جاتے ہیں ۔ سردی کے موسم میں لداخ ایک بے رونق اور بالکل خاموش ویرانے کی مانند ہو جاتا ہے ۔ سرکار انگریزی کی طرف سے ایک یورپین افسر وہاں رہتا ہے ۔ جنہیں برٹش جائنٹ کمشنر کہتے ہیں ۔ اور ان کے ماتحت ایک اور ہندوستانی عہدہ دار ہوتا ہے ۔ جنہیں سپیشل جرس آفیسر کہا جاتا ہے ۔ ان دونوں کا کام وہاں کے تجارتی حالات کی نگرانیوں اور آسانیوں کا بہم پہنچانا ہے ۔ اس کے علاوہ وہاں کی پولٹیکل حالات کو بھی زیر نظر رکھتے ہیں ۔ چونکہ لیہ ریاست میں شامل ہے ۔ اس لئے مہاراجہ صاحب کشمیر کی طرف سے وہاں تین افسر رہتے ہیں ۔ ایک وزیر وزارت صاحب ۔ اور ان کے ماتحت ایک تحصیلدار اور ایک نائب تحصیلدار ہوتا

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

ہے۔ جو وہاں کے مقدمات وغیرہ کا تصفیہ اور دیگر ایسے حالات کا انتظام رکھتے ہیں۔ آج کل ان سب افسروں کی تمام تر توجہ اس مصیبت کے انسداد پر لگی ہوئی ہے۔ جو تودہ برف کے ٹوٹنے کی صورت میں آنے والی ہے۔ لداخ میں ایک چھوٹا سا تار گھر اور ایک ڈاک خانہ بھی ہے۔ پنجاب سے وہاں تک خط پہنچنے میں دس پندرہ دن لگتے ہیں۔ اور سردی کے موسم میں بعض دفعہ ایک ایک مہینہ میں خط پہنچتا ہے تار البتہ اسی دن یا بھیجنے کے دوسرے دن وہاں پہنچ جاتا ہے۔ ان دنوں گلیشیر کی وجہ سے خطرہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تار کو جو اس کے متعلق ہوں باقی تمام کام بند کر کے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تار گھر کو ۲۴ گھنٹے کھلا رکھا جاتا ہے۔ اس گلیشیر یعنی برف کے عظیم الشان پہاڑ کا خطرہ آج سے کئی سال پہلے سے محسوس کیا جاتا تھا۔ اور افسران بالا بروقت توجہ دلاتے رہتے تھے۔ گذشتہ سنہ ۱۹۲۶ء میں اسقدر پانی جمع ہو گیا تھا۔ کہ اس نے زور سے برف کے ایک حصہ میں جو کچھ نرم تھا۔ سوراخ کر لیا اور نہایت زور سے بڑی مقدار میں نکلنا شروع ہو گیا۔ مگر صرف ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ چونکہ اس وقت کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے، اس لئے کہیں بھی یہ خبر نہ دی جا سکی۔ اور نہ لوگوں کو جو خطرہ میں تھے۔ بروقت آگاہ کیا جا سکا۔ اس لئے نوبرہ کے علاقہ کو جو اس موقعہ کے نزدیک ہے بہت نقصان ہوا۔ کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور بہت سا مال طوفان کی نذر ہو گیا۔ آخر خدا کا کرنا کیا ہوا کہ برف کا ایک بہت بڑا تودہ بہتے بہتے اس سوراخ میں آ لگا۔ اور مزید نقصان سے غریب لوگ بچ گئے جب یہ خبر لیہ میں پہنچی۔ تو تمام علاقوں میں جہاں جہاں نقصان کا خطرہ تھا۔ اس کی اطلاع بذریعہ تار بھیجے دی گئی۔ کیونکہ ممکن تھا۔ کہ یہ برف کا تودہ زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے۔ اور طوفان پھر برپا ہو جائے۔ اس برف کے ٹکڑے نے دو سال تک اپنی جگہ نہ چھوڑی سردیوں میں اور برف اس پر پڑی۔ اور پانی پھر جم گیا اس طوفان کے بعد ہمارے والد معظم جناب قبلہ خان بہادر غلام محمد صاحب سپیشل آفیسر حالات کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ساتھ انجینئر اور سیر وغیرہ کو بھی لے گئے۔ تا کہ وہ اس گلیشیر کا اندازہ کریں۔ کچھ دنوں کے بعد وہ واپس تشریف لائے۔ اور مناسب تجاویز افسران بالا کے سامنے پیش کیں۔ پہلے وہاں تک جانے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا۔ مگر بعد میں پہاڑی راستہ بنایا گیا اور قریب قریب کے پہاڑوں کی چوٹیوں پر آدمی بٹھلائے گئے۔ تاکہ جب بھی وہ خطرہ دیکھیں۔ فوراً ان لکڑیوں کو آگ لگا دیں۔ اور اس طرح سے خبر لداخ پہنچا دی جائے۔ اور وہاں سے بذریعہ تار ہر مناسب جگہ اس کی اطلاع کر دی جائے۔ یہاں کے پہاڑ بلند ہونے کی وجہ سے بالکل سوکھے پڑے ہیں۔ اور سال بھر ان پر برف رہتی ہے۔ نہ یہاں لکڑی مل سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی آبادی قریب ہے۔ لکڑی لیہ میں بھی زیادہ نہیں

ہوتی۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے لمایورو ایک جگہ سے جو لداخ سے بھی چونتیس میل دُور ہے۔ بہت سی لکڑی منگائی گئی۔ اور یارقندی لوگوں کے لئے جن کے راستہ میں یہ عظیم گلیشیر واقع ہے۔ ایک کشتی کا بھی انتظام کیا گیا۔ مگر برف کی کثرت کی وجہ سے غالباً وہ زیادہ دیر نہیں چل سکی۔ گرمی کے موسم میں یہ برفانی پہاڑ پگھلتا ہے۔ اور جہاں جہاں نشیب ہو۔ اس کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اب اس قدر پانی جمع ہو گیا ہے کہ نو میل لمبی جھیل بن گئی ہے۔ جس کی گہرائی کئی ہزار فٹ ہے۔ سردی کے دنوں میں یہ جھیل جم جاتی ہے اور آمد و رفت اس کے اوپر ہوتی ہے۔ گویا برف جم کر جھیل پر پل کا کام دیتی ہے۔ امسال گرمی غیر معمولی طور پر زیادہ پڑی۔ اور جھیل کا پانی اس قدر ہو گیا ہے۔ کہ اس بات کا خطرہ ہو رہا ہے کہ کہیں پانی اپنے کنارے توڑ کر نہ بہ نکلے۔ اگر ایسا ہُوا۔ تو قریب قریب کی برف بھی اس میں شامل ہو جائیگی۔ اور اس قدر نقصان عظیم کریگی۔ جس کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ نوبرہ کا تمام علاقہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں سکردو اور بلتستان کا علاقہ بھی مصیبت میں مُبتلا ہو جائے گا۔ گلگت خاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ اس دریا سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہاں گلگت کا علاقہ مثلاً بونجی۔ چلاس نقصان اٹھائینگے اور اگر اس وقت جبکہ یہ گلیشیر پھٹا۔ دریائے سندھ میں قبل ہی چڑھاؤ ہُوا۔ تو تمام وہ علاقہ جو دریائے اٹک کے کنارے پر واقع ہے معرض خطر میں ہے۔ لیکن اگر اٹک میں پہلے چڑھاؤ نہ ہُوا تو زیادہ پریشانی کی بات نہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ گلیشیر اس ماہ کے پہلے یا دوسرے ہفتے ٹوٹیگا لیہ۔ لداخ بھی خطرہ میں نہیں۔ کیونکہ اس کا پانی اس علاقہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کا تمام پانی خمدان نالہ میں جائے گا۔ جو اٹک کا معاون ہے، اور لداخ سے تقریباً سو میل دور ہے۔

گزشتہ دنوں جو غلط خبر اس کے پھٹنے کی مشہور ہوئی تھی۔ اس کا واقعہ یوں ہے۔ کہ لیہ سے چند میل اُوپر سلسلہ کوہ قراقرم کی ایک بڑی چوٹی ہے جس کو ستبیر کہتے ہیں۔ یہاں کوئی رہائش کی جگہ نہیں لیکن ڈاک چوکی ضرور ہے۔ یارقندی لوگ یا دیگر راہ گیر اکثر یہاں ٹھیر جاتے ہیں۔ ایک دن ایک یارقندی سوداگر یہاں شام کو پہنچا۔ اور رات یہاں بسر کی۔ سحری کے وقت سخت سردی کی وجہ سے اس یارقندی نے ہاتھ پاؤں سینکنے کے لئے تھوڑی سی آگ روشن کی۔ اردگرد کے لوگوں نے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس لئے بٹھلائے گئے تھے کہ وہ برف کے ٹوٹنے کی خبر آگ روشن کر کے لداخ تک پہنچائیں۔ جب اس آگ کو دیکھا تو اسے خطرہ کا نشان سمجھکر اپنے اپنے لکڑیوں کے انبار پر مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگاتے گئے۔ وزیر وزارت صاحب لیہ نے خطرہ کی خبر فوراً تمام جگہ بھیج دی اور لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ دوسرے دن

دس بجے اس خبر کے غلط ہونے کی اطلاع ہو گئی۔ چونکہ پہلی تمام لکڑی جلائی جا چکی ہے۔ اس لئے وزیر وزارت صاحب اور برٹش جائنٹ کمشنر صاحب دوبارہ موقعوں پر لکڑیاں لے کر گئے ہیں۔

یہ پہاڑ ایسے دشوار گذار ہیں۔ کہ نہ تو یہاں ٹیلیفون کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی زیادہ آسانی سے آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ عام طور پر مشہور ہے۔ کہ خبر رسانی کے لئے پہاڑوں پر توپیں رکھی گئی ہیں۔ لیکن یہ بھی درست نہیں۔ ایسی خطرہ کی جگہوں پر توپیں بھی نہیں لے جائی جا سکتیں۔ باقی حالات انشاء اللہ پھر کسی موقع پر لکھے جائیں گے۔ کیونکہ مضمون بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اور مصباح میں بمشکل اتنی جگہ ہو سکتی ہے۔ کہ ایسے مضامین مفصل درج ہوں ٭

آخیر میں میری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے۔ کہ بنی نوع انسان اس آنیوالی آفت سے بچ جائیں۔ آمین

خاکسار: - آمنہ بیگم بنت خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب
سپیشل پرس آفیسر لداخ۔ کشمیر

مضمون نگار بہنیں جن کو نام بنام مخاطب کیا ہے۔ جلد اپنے اپنے مضامین بھجوائیں۔ مضمون الگ لکھنا چاہیئے اور معمہ کا حل الگ۔ اور پرچہ کے متعلق کوئی بات ہو۔ تو اسے الگ لکھنا چاہیئے ٭

دلچسپ معلومات

رودبار آئرلینڈ کو عبور کرنے کی کوشش

مس مرسیڈس گلٹز نے لنڈن کی ایک عورت کوشش کر رہی ہے۔ کہ رودبار آئرلینڈ کو تیر کر عبور کرے۔

رودبار آئرلینڈ انگلستان اور آئرلینڈ کے درمیان واقع ہے۔ اور کسی حصے میں بھی بیس ۲۰ میل سے کم چوڑی نہیں ہے۔ مس مذکورہ گیارہ میل تک تیرنے میں کامیاب ہو چکی ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

ہوائی جہازوں کی ترقی

ہوائی جہازوں کی ساخت اور طاقت میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اور وہ زمانہ دور نہیں۔ جب کہ موٹروں اور بائیسکلوں کی طرح ہوائی جہاز بھی عام چیز گنے جائینگے۔ قسم قسم کے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اور اہم تبدیلیوں کا نفاذ ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک شخص کپتان جی۔ ڈی۔ ہول فیلڈ نے ایک ہلکے ہوائی جہاز میں اپنی زوجہ کی معیت میں ستر ۷۰ منٹ میں اکیس ہزار فٹ یعنی لگ بھگ ۴ میل کی بلندی تک پرواز کی ہے۔ جو دنیا میں ہلکے ہوائی جہازوں کے لئے پہلی مثال ہے ٭

امریکہ میں شراب نوشی

اضلاع متحدہ امریکہ میں شراب نوشی قانوناً منع ہے

لیکن ماہرین کا اندازہ ہے۔ کہ اس ممانعت میں ذرہ بھر بھی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ عیسائی مذہب میں شراب نوشی صریح طور پر حرام قرار نہیں دی گئی ہے حضرت یسوع مسیح نے بذات خود ایک برات کی دعوت کے لئے پانی کو مے میں تبدیل کر کے اپنی ماں کی حکم کی تعمیل کی تھی۔ الغرض ذیل میں اضلاع مذکور میں قانون شکن لوگوں کی گرفتاریوں کے اعداد و شمار سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۲۷ء کے دئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گرفتاریاں روبہ ترقی ہیں:۔

نام شہر	سنہ ۱۹۲۰ء	سنہ ۱۹۲۷ء
(۱) بوسٹن	۲۱۸۰۰	۳۸۷۹۴
(۲) نیویارک	۵۹۳۶	۱۱۹۹۷
(۳) نیوآرک	۱۳۱۰	۳۳۸۸
(۴) فلاڈلفیا	۱۴۳۱۳	۵۲۹۱۰
(۵) پٹس برگ	۹۵۷۷	۲۴۰۷۰
(۶) بالٹی مور	۱۷۵۸	۵۴۷۵
(۷) واشنگٹن	۵۴۱۵	۱۳۸۱۲
(۸) رچمنڈ	۱۵۶۳	۲۸۶۶
(۹) جیکسن وے	۸۱۱	۳۱۰۹
(۱۰) اٹلانٹا	۴۱۹۹	۹۸۹۶
(۱۱) ڈی ٹرائٹ	۶۵۹۹	۲۳۰۰۳
(۱۲) سان فرانسسکو	۱۸۱۱	۱۱۸۰۳
(۱۳) نیو آرلینز	۲۳۹۹	۱۳۹۹۷

رعد و صاعقہ کی تحقیق کے لئے مہم

سائنس دان دنیا کا عظیم الشان مظاہرہ وہ ہوگا جو ویسٹنگ ہوس کمپنی امریکہ کی لاثانی مہم مشتمل بر ۲۴ عدد سائنس دانوں کی تحقیقات بجلی پر عمل میں آئے گا۔ سائنس دان مذکور ٹینسی واقع شمالی امریکہ کے مقام پر جہاں ہر ماہ بیس کے قریب طوفان باد و باراں آتے ہیں۔ چھ ماہ قیام کرینگے۔ اور اس اثنا میں بجلی کے گرنے اور اس کے اثرات کے متعلق وسیع معلومات حاصل کرینگے۔ قسم قسم کے نئے آلات ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ان میں سے ایک آلہ ایسا بھی ہوگا۔ جو خود بخود بجلی کے طوفان کے آنے کی خبر دیا کریگا۔ اور نیز اس کے گرنے کے فوٹو لیا کریگا اس مہم سے بڑی بڑی معلومات کے حصول کا اندازہ کیا جا رہا ہے۔ جو ہندوستان کے لئے خاصکر مفید ہونگی ٭

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستانیوں کی عمر

اہل ہند کی اوسط عمر ۲۴ سال فی کس اندازہ کی گئی ہے جبکہ اسی حساب سے انگریزوں کی عمر ۵۰ سال ہے تفاوت کی بڑی وجہ وہ لاپرواہی ہے۔ جو ہماری ماں کی مائیں اپنے بچوں کی پرورش میں عمل میں لاتی ہیں۔ اس کا ایک سبب غربت بھی ہے

دُنیا بھر کے دخانی جہاز

نئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی حکومتوں

کے پاس کل ۳۲۸۰۰ دُخانی جہاز ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۶۵۹ و۵۴۷ و۶۹ و۶ ٹن ہے۔ ان میں سے ۳۰ ۳/۴ فی صدی سلطنت برطانیہ کے۔ ۲۱ فی صدی اضلاع متحدہ امریکہ کے۔ ۶ ۱/۴ فی صدی جاپان کے ۵ ۳/۴ فیصدی جرمنی کے۔ ۵ ۱/۲ فی صدی اٹلی کے ۵ فیصدی فرانس کے۔ ۴ ۱/۲ فیصدی ناروے کے اور ۴ ۱/۴ فی صدی ہالینڈ کے ہیں ؎

ایک عجیب و غریب بچہ

اخبار ٹائمز آف انڈیا کا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ تھا دو بزنا واقع شمالی ٹرادنکور میں ایک عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کے دس دانت تھے۔ بال سیاہ گھونگھریالے۔ سیاہ چہرہ اور سیاہ ہی ہتھیلیاں تھیں۔ پاؤں ایڑیوں کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ مگر سب سے عجیب خبر جو وہ لکھتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ بچہ ایک گھنٹہ میں ایک فٹ کے قریب بڑھ کر مر گیا ؎

قطب شمالی کی مہم

قطب شمالی کی مہم جس کے متعلق کسی گذشتہ نمبر میں لکھا جا چکا ہے۔ کے سلسلہ میں کوئی نئی اطلاع صادر نہیں ہوئی۔ تاہم باقی ماندہ افراد کی تلاش و جستجو کا کام بدستور شروع ہے۔ مگر گمان غالب یہی ہے۔ کہ ان میں سے سب کے سب برف میں ٹھٹھر کر مر گئے ہیں اسی سلسلہ میں پروفیسر مالگرین جو دوسری پارٹی کے ساتھ تھا۔ کی موت کے متعلق نہایت حسرتناک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہتے ہیں۔ پروفیسر مذکور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کوشش کر رہا تھا کہ کراسن نامی برف توڑ جہاز جو کہ ان کی مدد کے لئے آ رہا تھا۔ تک پہنچ جائے۔ مگر ناہموار برف کی سطح پر چلتے چلتے بہت تھک گیا۔ اور آخر نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ وہ چلنے سے مجبور ہو گیا۔ اس کے ہمراہی ٹھیر گئے۔ مگر اس نے نہایت دلیرانہ انداز میں ان سے کہا کہ تم اپنی جستجو جاری رکھو۔ اور مجھے ایک گڑھا کھود کر دے جاؤ۔ تاکہ آخری وقت کو میرے کام آئے۔ ہمراہیوں نے انکار کیا۔ مگر آخر کار اس کے اصرار پر گڑھا کھود دیا گیا۔ اور خود چل دئے۔ پروفیسر گڑھے میں بیٹھ گیا۔ ہمراہیوں کا بیان ہے۔ کہ ہم نے چند گز کے فاصلہ پر مڑ کر دیکھا۔ تو وہ گردن اٹھا کر ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔ اور ہمیں ٹھیرتا دیکھ کر بلند آواز سے بول رہا تھا۔ کہ میرے لئے اپنی جانوں کو تکلیف میں نہ ڈالو اور بچنے کی کوشش کرو۔ اور اس کے بعد وہ لیٹ گیا اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ اس واقعہ کی دلچسپی جب سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جبکہ انسان کو اس قطعہ زمین کی ویرانگی اور دشوار گذاری سے خبر ہو ؎

KHILAFAT LIBRARY

بشارت

جو مصباحی بہنیں مصباح کی اشاعت بڑھانے میں کوشش فرمائیں گی۔ اُن کے نام مصباح میں شکریہ کے ساتھ درج ہوں گے ؎

مُصفّا پانی

(۲)

KHILAFAT LIBRARY

صاف ہوا کے علاوہ صاف پانی بھی نہایت ضروری ہے۔ ہوا کی طرح پانی میں بھی نباتی وحیوانی اشیاء کا مادہ اوران جانداروں کے انڈے ہوتے ہیں۔ تم کو حیرت ہوگی۔ کہ پانی تو صاف ہوتا ہے۔ اس میں کیڑے اور انڈے کہاں سے آگئے مگر یاد رکھو۔ کہ جس طرح ہوا میں ان کا وجود ہے اسی طرح پانی میں بھی خوردبین کے ذریعہ سے اگر دیکھو تو ہزاروں کیڑے معلوم ہوں گے۔ اور آپ کو پانی پیتے ہوئے بھی وہم ہوا کرے گا۔ یہی اندر پہنچ کر خوفناک امراض مثلاً بخار۔ پیچش اور ذات الجنب پیدا کر دیتے ہیں۔ پانی کی صفائی کے لئے خاص خاص فلٹر ایجاد ہوئے ہیں۔ جو اکثر سوداگروں کی دوکانوں سے مل سکتے ہیں۔ اور بھی بہت سے طریقے پانی صاف کرنے کے ہیں۔ مگر آسان طریقہ یہ ہے کہ پانی کو روزانہ اُبال لیا جائے۔ خالی جھجر کو صبح دُھوپ میں رکھیں۔ رات کو پانی چھان کر بھر چھوڑیں۔ تو ٹھنڈا بھی رہے گا۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو تھوڑی پھٹکری یا نرمی پانی میں ڈال دینے سے پانی کی غلاظت رفع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی تاثیر سے پانی کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ گندھک کی ایک ڈلی پانی کے گھڑے میں پڑے رہنے سے بھی پانی کی مضرت جاتی رہتی ہے۔ خاص کر برسات اور بخار کے دنوں میں ان باتوں پر عمل کرنے سے نہایت ہی فائدہ ہے۔ اگر لوگ شروع سے پانی اُبال کر پیتے۔ تو سال بسال لاکھوں جانیں بچ جاتیں کیونکہ اُبالنے سے پانی کا زہر مر جاتا ہے۔ بچوں کو پانی زیادہ پسند ہے۔ لیکن ان کو صاف پانی کا عادی بنانا چاہیئے ؛

جو کنواں قبرستان۔ قصاب خانہ۔ بدرو۔ چوبچوں اور کوڑے۔ کرکٹ کے انبار کے قریب ہو۔ یا کناوہ پر درخت ہوں یا پانی گندلا اور بدبودار ہو اس کا پانی باعثِ ہلاکت ہے۔ ایسے پانی کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے ؛

کسی کے جوٹھے برتن میں پانی پینا نہیں چاہیئے اگر گھروں میں بہ نسبت دوسرے گلاسوں کے شیشے کے گلاس استعمال کئے جائیں۔ تو نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ ان میں پانی کی غلاظت بہ آسانی نظر آجاتی ہے۔ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ پھر بھی عرض کروں گی

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

اصغری بیگم۔ اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

اطلاع

مصباح کے لئے صرف اتنا پتہ کافی ہے:۔

—— ایڈیٹر مصباح قادیان ——

اپنا خریداری نمبر ضرور لکھنا چاہیئے۔ ۲۰۶ء اخبار کا نمبر ہے۔ آپ کا نمبر خریداری وہ ہے۔ جو نام سے پہلے چٹ پر لکھا ہے ؛

موتیوں کے پھول

اشیاء مطلوبہ (۱) نیلا کاربن پیپر (۲) دھاگہ ریل نمبر ۴۵ (۳) موتی سبز و پیازی (۴) سوئی نمبر ۲۵۔

یہ پھول بلاوز، قمیص، فراک وغیرہ کے اوپر ذیل کی ترکیب سے تیار کریں۔ نہایت خوشنما معلوم ہوں گے:۔

جس کپڑے پر پھول بنانا ہو۔ اس کو سخت چیز پر بچھالیں۔ بعدازیں کاربن پیپر کے اوپر مصباح والا ورق رکھ کر دبائیں جب پورا پھول اُتر

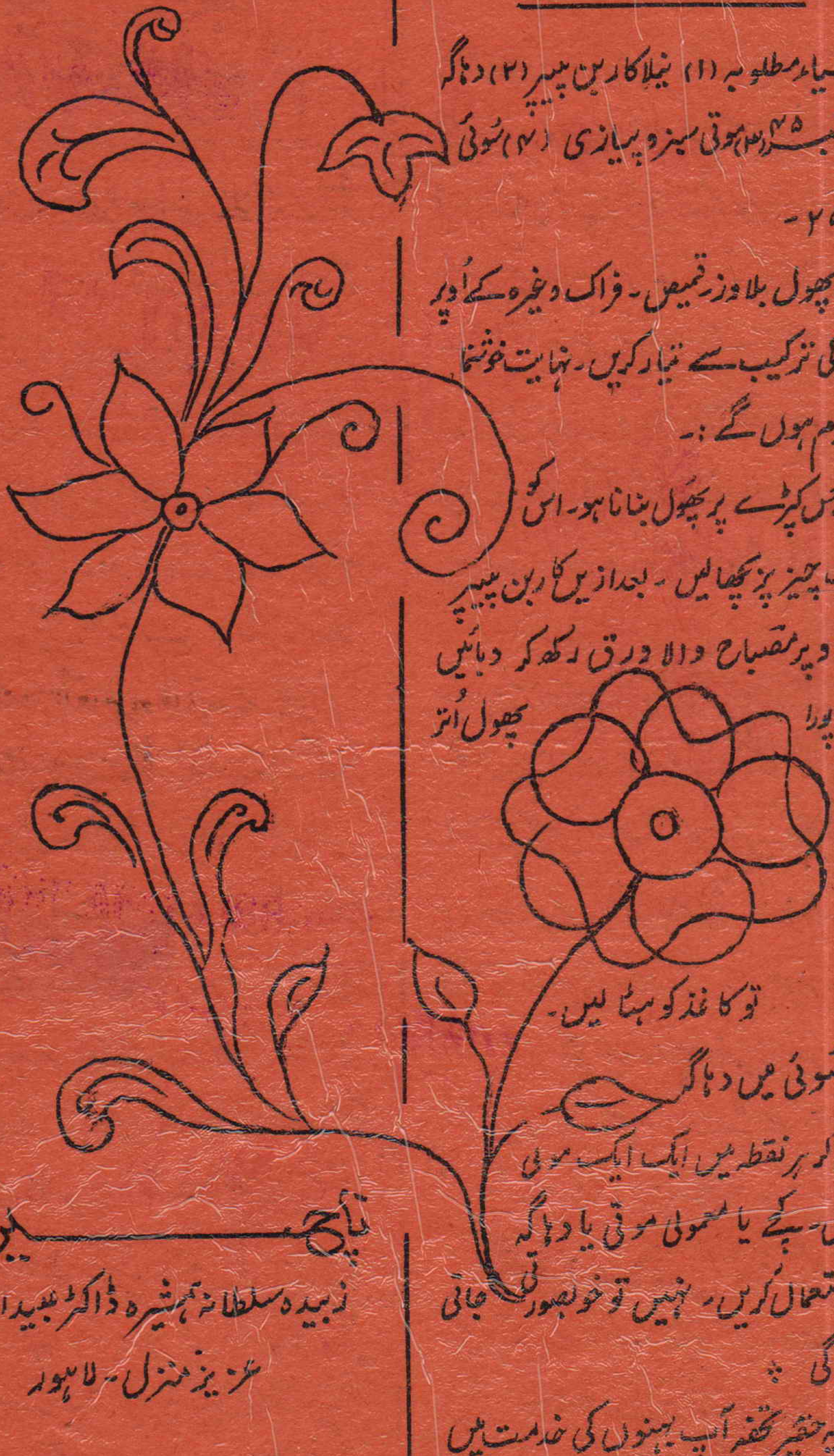

تو کاغذ کو ہٹا لیں۔

اب سوئی میں دھاگہ ڈال کر ہر نقطہ میں ایک ایک موتی ٹانکیں۔ کچے یا معمولی موتی یا دھاگہ نہ استعمال کریں۔ نہیں تو خوبصورتی جاتی رہے گی ٭

یہ حقیر تحفہ آپ بہنوں کی خدمت میں پیش کرتی ۔ جو مصباحی بہنوں کی خدمت میں میرا پہلا نذرانہ ہے۔ اگر بہنیں اس کو پسند کریں گی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر کچھ اور عرض کروں گی۔ والسلام

ناچیزہ
زبیدہ سلطانہ ہمشیرہ ڈاکٹر عبیداللہ صاحب
عزیز منزل۔ لاہور

صبر کی تعلیم

KHILAFAT LIBRARY

منجملہ انسان کے طبعی اُمور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے۔ جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں مگر انسان بہت سے جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے۔ لیکن جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک حالت ہے۔ جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے۔ یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا پیٹتا سر پیٹتا ہے۔ آخر بہت سا بخار نکالکر جوش تھم جاتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آ رہے تھے۔ ایک عورت قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عورت اس وقت صبر کا وقت ہے۔ اگر تو اس وقت صبر کریگی۔ تو بہت سا اجر ملیگا۔ اس عورت نے کہا۔ اگر تمہارا کوئی لڑکا فوت ہو جائے۔ تو تمہیں کتنا رنج پہنچائے۔ آپ نے فرمایا اے عورت! میرے دس بچے فوت ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ایک صحابی نے اُسے بتایا کہ اے عورت یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے تب وہ عورت نادم ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بھاگی گئی۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اس وقت صبر کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبر کا وقت تو وہ تھا۔ آخر کار تو ہر انسان ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں۔ ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے۔ کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت مُنہ پر نہ لادے اور یہ کہے۔ خدا کا تھا۔ خدا نے لے لیا۔ اور ہم اسکی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔ اس خلق کے متعلق خدا تعالیٰ کا پاک کلام قرآن شریف ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

ترجمہ یعنی اے مومنو! ہم تمہیں اس طرح پر آزماتے رہیں گے۔ کہ کبھی کوئی خوفناک حالت تم پر طاری ہوگی۔ اور کبھی فقر و فاقہ تمہارے شامل حال ہوگا اور کبھی تمہارا مالی نقصان ہوگا۔ اور کبھی جانوں پر آفت آئے گی۔ اور کبھی اپنی محنتوں میں ناکام رہو گے۔ اور حسب المراد نتیجے کوششوں کے نہیں نکلیں گے۔ پس ان لوگوں کو خوشخبری ہو۔ کہ جب انکو

کوئی مصیبت پہنچے - تو وہ کہتے ہیں - کہ ہم خدا کی چیزیں اور اسی کی امانتیں اور اسی کی ملوک ہیں پس حق یہی ہے - کہ جس کی امانت ہے - اس کی طرف رجوع کرے - یہی لوگ ہیں - جن پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں - اور یہی لوگ ہیں - جو خدا کی راہ کو پا گئے - غرض اس خلق کا نام صبر اور رضا بر قضا الٰہی ہے ٭

مرسلہ :- عایشہ بیگم - اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا -

KHILAFAT LIBRARY

آنکھیں دکھنے کا مجرب لیپ

برگ نیم ۔ ثار - پھٹکری بریاں ایک تولہ - ہلدی ایک تولہ - پٹھانی لود ایک تولہ - افیون ۲ ماشے ترکیب :- پہلے نیم کے پتوں کا عرق نکالیں - پھر ہلدی اور پٹھانی لود باریک پیس کر عرق نیم میں ملا کر کپڑے میں چھان لیں - اور مٹی کے کورے برتن میں ڈالکر آگ پر پکنے رکھ دیں - جب گاڑھا ہو جائے - تو نیچے اُتار کر پھٹکری اور افیون پیس کر ملا دیں - جاڑا ہو تو ذرا گرم کر کے لگائیں - اور گرمی ہو تو ٹھنڈا - فقط ہمشیرہ حکیم انوار حسین صاحب بدۃ الحکما از قصبہ بلب گڈھ

گرم نزلے کا مجرب نسخہ

دوائیاں اور وزن عناب پانچ دانے - سپستان ساٹھ دانے - بہیدانہ ۳ ماشے - مصری ۲ تولہ - اگر نزلہ بہ رہا ہو - تو جوش کر کے پئیں - خشک نزلہ ہو تو رات کو بھگو کر صبح ٹھنڈا پئیں - فقط

خاکسار لیاقت زمانی - بلب گڈھ

شیر خرما کھانے میں نہایت لذیذ چیز ہے

وزن دودھ ایک سیر - چینی پاؤ بھر - گھی آدھ پاؤ سیویاں ایک چھٹانک - ترکیب - پہلے سیویاں گھی میں سُرخ کر لیں - پھر دودھ ڈال دیں - اور پکنے دیں - جب سیویاں گل جائیں تو میٹھا ڈال دیں اور بادام چھوہارے اور کشمش وغیرہ اپنی حسب منشا ڈالیں جب وہ گاڑھا ہو جائے - تو اتار لیں - فقط

خاکسار لیاقت زمانی - از قصبہ بلب گڈھ

(ایڈیٹر) ان قیمتی معلومات کے لئے آپ کا شکریہ

مچھلی اور اُس کا کانٹا گلانا

ایک بہن (مبارکہ رشیدہ بہاولنگر) نے مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب دریافت کی ہے - لکھتی ہوں :- اول مچھلی کو پاک صاف کر کے چونا لگا کر دھوئیں - اسکے بعد لیموں کے پتے ڈالکر خوب دھوئیں کہ بُو جاتی رہے لہسن پیاز - ادرک ہر ایک آدھی چھٹانک گرم مصالحہ چھ ماشہ دہی و نمک حسب ضرورت - باریک پیس کر پارچوں پر لگائیں - اور گھی میں تل لیں - اگر اس میں شیرہ مغز میٹھا - سہاگہ خام پارچوں پر چھری سے چبھو کر لگائیں - اور تھوڑی دیر پڑا رہنے دیں اور باقی شیرہ ... ڈالکر پکائیں - اور تھوڑی سی ہڈی جگہ سوختہ باریک پسی ہوئی لگائیں تو فوراً کانٹا گل جائے گا - اور معلوم بھی نہ ہوگا - خاکسار آمنہ بیگم - اہلیہ سید محمد مقصود علی شاہ صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ ٭

درس قرآن مجید ایک ماہ تک

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ امام جماعت احمدیہ قادیان ۸ اگست سے لے کر ۸ ستمبر تک قرآن کریم کا درس مسجد اقصیٰ میں بعد از ظہر مغرب تک فرماتے رہے۔ ایک ماہ میں پانچ سپاروں کا درس فرمایا ہے۔ درس کے آخری ایام میں حضور نے ۲ دو دفعہ درس فرمانا شروع کر دیا۔ صبح ۷ بجے سے گیارہ بجے تک۔ پھر ظہر سے لیکر عصر تک۔ سات تاریخ جمعہ کے روز حضور نے دُعا فرمائی۔ علم وحقائق ومعارف کا دریا بہ رہا تھا۔ جو سیراب کر رہا تھا۔ حضور نے اس ماہ میں اپنے آرام کو بالکل چھوڑ دیا۔ حضور قرآن کریم کے پڑھنے اور ہم لوگوں تک اس کے علم وحقائق ومعارف بیان کرنے میں رات دن مصروف رہے۔ حضور نے کئی دفعہ کھانا نہیں کھایا۔ اور کئی دفعہ ناشتہ بھی نہیں فرمایا۔ اور باوجودیکہ حضور کو ضعف بھی ہوتا تھا۔ لیکن حضور درس فرمانے اور لوگوں کو جام وحدت پلانے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ باہر سے بھی تقریباً ۲ دو سو مہمان اس درس سے فیضیاب ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور بعض اپنے اہل وعیال کو بھی ساتھ لائے ہوئے تھے۔ پردہ کے پیچھے مستورات بھی شامل ہوتی رہیں۔ پہلے وقت میں مستورات بھی ۲ دو سو تین کے قریب شامل ہوتی تھیں۔ اور خاندان نبوت کی خواتین بھی تشریف لاتی تھیں۔ ان درسوں کے سننے پر عاجزہ کا دل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے احسانات ومحبت سے لبریز ہے۔ اور عاجزہ رُک نہیں سکتی۔ جب تک کہ اپنے ہادی ومحسن آقا کا شکریہ ادا نہ کرے۔ ہماری زندگی زندگی نہ تھی ہماری رُوح رُوح نہ تھی۔ ہماری نمازیں نمازیں نہ تھیں۔ ہمارے عمل عمل نہ تھے۔ ہم خواب غفلت میں سوئے ہوئے تھے۔ ہم ظلمتوں میں پڑے ہوئے تھے ہمیں اس اپنے پیارے (فداہ نفسی) سرور دو ۲ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت معلوم ہی نہ تھی۔ ہم قرآن کریم تو پڑھتے تھے۔ مگر نہ پڑھتے تھے۔ ہم مسلمان امت محمدیہ کہلاتے تھے۔ مگر نہ تھے۔ ہم کلمہ گو بھی تھے۔ مگر نہ تھے ہم یہ سب کچھ کرتے تھے۔ مگر آخر کیا وجہ تھی کہ ہم نہ کرنے کے برابر تھے۔ ہماری زندگی اس ہمارے آقا نے بدل دی۔ نئی زندگی یعنی روحانی زندگی عطا کی۔ ورنہ ہماری اور حیوانوں کی زندگی میں کوئی فرق نہ تھا۔ کہ ہماری روحوں میں تازگی بخشی اور ہم کو خدا کی محبت پیدا ہوئی۔ ہماری نمازیں ایسی ہی تھیں۔ جیسا کہ اونچے اور نیچے ہو کر بیٹھ گئے مگر اب ہماری نمازیں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے کے لئے توجہ دلاتی ہیں۔ اور ہمیں اطمینان نہیں ہوتا جب تک کہ ہم زاری سے نماز ادا نہ کرلیں۔ ہمارے عمل ایسے ہی تھے۔ کہ سارا دن دنیاوی کام

دنیاوی باتیں تھیں۔ کچھ پتہ نہ تھا۔ کہ خدا کی رضامندی کی خاطر کیا کام کرنا ہے۔ مگر اب دل چاہتا ہے، کہ جو کام ہو۔ خداوند تعالیٰ کی خاطر ہو۔ ہم خواب غفلت میں کس طرح سوئے ہوئے تھے۔ کہ ہم کو معلوم نہ تھا۔ کہ ہمارے پیارے اسلام کو اندر ہی اندر سے کچلا جا رہا ہے۔ اور ہم کو اس کی فکر ہو۔ ہمارے اندر اب کچھ بیداری پیدا ہوئی اور ہم کچھ محسوس کرنے لگ گئے۔ کہ ہمارا پیارا اسلام ہماری آنکھوں کے سامنے پھیلا ہوا نظر آئے۔ ہم ظلمتوں میں پڑے ہوئے تھے۔ کہ ہم میں خدا تعالیٰ نے اپنے انتہا کرم سے نور ظاہر کیا اور ظلمتوں سے نکال کر اپنے نور کی طرف لایا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) سرور دو جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کچھ معلوم نہ تھی ہم کو اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات معلوم ہی نہ تھے۔ کہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو اور ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو تمام مشرق و مغرب میں دنیا کے چاروں کونوں میں ایک ہی دن خدا کے پیارے کی تحریک سے (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی حضرت امام جماعت احمدیہ) جلسے کئے گئے۔ اور حضور کی عظمت و محبت دلوں میں قائم کی گئی۔ اور ہر مذہب و ملت کے آدمی نے آپ کی ثنا میں گیت گائے قرآن کریم ہم ایسا پڑھتے تھے کہ نہ پڑھنے کے برابر تھے۔ کیونکہ ہم کو قرآن کریم کا عرفان حاصل ہی نہ تھا۔ قرآن کریم پر ہمارا تدبر ہی نہ تھا۔ مگر اب قرآن کریم کی ہر آیت ایسی پیاری اور لطیف معلوم ہوتی ہے۔ اور یقین ہو گیا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ جیسی دنیا بھر میں اور کوئی نعمت نہیں۔ مسلمان امت محمدیہ کہلاتے تھے۔ مگر نہ کہلانے کے برابر تھے اسلام کی ہم کو تڑپ ہی نہ تھی۔ جس مقدس وجود کی ہم امت کہلاتے ہیں۔ اس کی عزت ہمارے دلوں میں جاگزین نہ تھی۔ یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ نے اسلام کی خاطر اور امت کی خاطر کیا کیا قربانیاں کی ہیں۔ مگر اب معلوم ہو گیا۔ کہ اسلام کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے وقت میں رکھی۔ جب کہ تمام دنیا شرک میں مبتلا تھی۔ اور آپ کی زندگانی کا ہر شعبہ ہمارے لئے نمونہ ہے۔ کہ اسلام کے پھیلانے کے لئے آپ نے اس قدر تکلیفات اٹھائی ہیں۔ کہ ان کا اندازہ کرنا مشکل ہے اور ہم کو بھی اسلام کے لئے تکلیفات برداشت کرنے کے لئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہم اپنے اسلام کی خاطر بے شک قربانیاں کریں۔ دل اور مال و جان اور اولاد سب کچھ اللہ کے راستے میں فدا کر دیں گو کلمہ گو ہم تھے۔ کہ باوجودیکہ ہم کلمہ پڑھتے تھے۔ مگر ہمارے دلوں میں شرک کی باتیں پھر پیدا ہو گئی تھیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو شرک سے ایسا سخت متنفر کیا ہے۔ کہ ہم کو بُت کو یا دیکھ کر سخت خوف پیدا ہوتا ہے۔ کہ اے ہمارے خداوند تعالیٰ ہم سے آخری دم تک شرک نہ کرائیو اور ہمیں

کامل ایمان کے ساتھ اپنے پاس بلائیو) یہ سب باتیں ہم میں کس طرح پیدا ہو گئیں۔ ہمارے خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور ہماری جماعت قائم کی۔ اور ہم کو ایک خدا کی طرف راستہ دکھایا۔ اب ان کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہم کو ایسے ایسے معارف و حقائق نور کی طرف آگاہ کیا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہم کو روحانی زندگی حاصل ہو جائیگی۔ آج دنیا کے چاروں کناروں میں ایسا کوئی ایک شخص بھی نظر نہ آئے گا۔ جو کہ اسلام کی اتنی خدمت کرنیوالا ہو۔ مبارک ہیں وہ وجود! مبارک ہیں وہ ہستیاں جو کہ اس نوجوان فضل عمر اولو العزم کی بیعت میں داخل ہیں۔ مبارک ہوں وہ ہستیاں جو کہ اس کے دربار میں حاضر ہوں۔ افسوس ہے ان پر جو کہ اس سرچشمہ کو چھوڑتے ہیں۔ افسوس ہے اُن پر جو کہ اس نور کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتے ہیں۔

آخر پر عاجزہ اس مضمون کو دعا کے ساتھ ختم کرتی ہے۔ کہ مولا کریم تمام دنیا کو ہدایت کی طرف لائے۔ اور ہم کو اسلام کی ترقی ہماری آنکھوں کے سامنے دکھلائے۔ اور ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

آمین

خاکسار سعیدہ بیگم والدہ عبد الحی از لاہور،

KHILAFAT LIBRARY

معمے

(انعامی معمہ)

۱۵ اگست کے انعامی معمہ کا حل یہ ہے:-

مشرق = ۳۶۔ مغرب = ۳۶۔ شمال ۱۸!

جنوب ۹۔ لنگڑا ۱ = ۱ کل میزان = ۱۰۰

حسب شرط بذریعہ قرعہ اندازی عظمت خاتون معرفت سردار کرم داد خان صاحب قادیان کا نام نکلا چھ ماہ کے لئے مصباح جاری کر دیا گیا :-

مندرجہ ذیل بہنوں نے اس کا صحیح حل بھیجا۔

(۱) ایس ایس نسیم کیمبل پور (۲) اہلیہ مولوی عبد اللطیف صاحب سمہ سٹہ (۳) فضل نور بنت حافظ محمد الدین صاحب چھور چک ۱۷ شیخوپورہ (۴) زینب بنت میاں نظام الدین صاحب لاہور (۵) اہلیہ بابو احمد جان صاحب نینی تال (۶) محمدی بیگم اہلیہ بابو فضل احمد صاحب کوئٹہ (۷) ز۔ رخ بنت میاں عبد الرشید صاحب امرتسر (۸) دختر چودھری عبد الرحیم صاحب چودھری والہ گورداسپور (۹) اہلیہ مولوی محمد شاکر صاحب حصار (۱۰) والدہ سردار امیر محمد خان صاحب (۱۱) احمدی بیگم بنت محمد علی صاحب عادل آباد (۱۲) ح۔ ب اہلیہ ملک مولا بخش صاحب گوجرات (۱۳) نظیر بیگم دختر مولوی رحمان الدین صاحب بلوچستان (۱۴) اہلیہ سید مقصود علی شاہ صاحب ساڈھورہ (۱۵) فرخندہ اختر بنت سردار حسین شاہ صاحب (۱۶) اہلیہ غلام احمد خان صاحب ڈسپنسر منٹگمری (۱۷) آمنہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جلال پور (۱۸) نظیر النساء

ہمشیرہ بابو محمد اسحٰق صاحب قادیان (۱۹) سردار اختر صاحب انجینیر کراچی (۲۰) امۃ الرحمان بنت نعمت اللہ خان صاحب قادیان (۲۱) فاطمہ خیر النساء اہلیہ پیر نیاز احمد صاحب قادیان (۲۲) اہلیہ چودہری عبدالمجید صاحب شیخوپورہ (۲۳) خدیجہ اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل قادیان (۲۴) امۃ الحمید بنت خان صاحب فرزند علی خان صاحب مبلغ لندن۔ قادیان (۲۵) محمدی بیگم اہلیہ سردار نذر حسین صاحب قادیان (۲۶) اہلیہ نذیر احمد صاحب دہلی (۲۷) زبیدہ اہلیہ غازی الدین محمد یوسف صاحب مدراس (۲۸) مبارکہ بنت ملک کرم الٰہی صاحب سانگلہ (۲۹) ممتاز جہاں ہمشیرہ ظہور الحسن صاحب امرتسری (۳۰) خدیجہ بیگم محمودہ دواخانہ [illegible] (۳۱) بشیر بیگم احمدیہ دواخانہ سیالکوٹ (۳۲) اہلیہ محمد یونس صاحب دہلی (۳۳) فہمیدہ بنت مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور (۳۴) نظیر بیگم بنت محمد عبدالرشید صاحب بٹالہ (۳۵) اہلیہ محمود احمد صاحب سائیکل ورکس لاہور (۳۶) عظمت بنت سردار کرم داد صاحب (۳۷) سیدہ بنت بابو اکبر علی صاحب دہلی (۳۸) انور بیگم بنت محمد اشرف صاحب محاسب قادیان (۳۹) عائشہ بیگم اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا۔ قادیان (۴۰) اہلیہ محمد شمس الدین صاحب بھاگل پوری قادیان (۴۱) اہلیہ چودہری علی اکبر پنڈی بہاؤالدین پھالیہ (۴۲) امۃ الرحمان صاحبہ بنت چودہری اللہ بخش صاحب امرتسری قادیان (۴۳) اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان (۴۴) آمنہ ممتاز بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب مارواڑ۔ (۴۵) زبیدہ خاتون بنت محمد علی خان صاحب شاہجہانپوری (۴۶) امۃ العزیز بنت قاضی عبدالرحیم صاحب قادیان (۴۷) امۃ اللہ بنت شیخ عبدالرحمان صاحب مصری قادیان (۴۸) عابدہ ہمشیرہ میاں حیاء الدین صاحب پشاور (۴۹) والدہ برکات احمد دفتر رسالہ دستکاری دہلی (۵۰) مبارکہ سلطانہ بنت غلام رحیم صاحب سب انسپکٹر پولیس قادیان (۵۱) نفیس خیر بیگم اہلیہ محمد شفیع خان صاحب شیخوپورہ (۵۲) اہلیہ بابو محمد عالم صاحب پشاور (۵۳) خدیجہ اہلیہ قاضی محمد احسن صاحب قادیان (۵۴) اہلیہ بابو محمد منیر شاہ صاحب مانسہرہ (۵۵) امۃ الرحمٰن قادیان (۵۶) صدیقہ سیالکوٹ (۵۷) تاج بیگم ہیڈ ٹیچرس مسلم گرلز سکول یاڑی پورہ (۵۸) عائشہ بیگم اہلیہ شیخ عطاء اللہ صاحب بی اے۔ (۵۹) اصغری اہلیہ عبدالمالک صاحب (۶۰) فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب ؛

خواتین الٰہ آباد کا جلسہ

الٰہ آباد کی خواتین کے جلسہ عام میں جس میں متعدد حضرات کی بیگمات شریک تھیں حسب ذیل تجویز پیش کی۔ موجودہ قوانین وراثت نہایت ہی غیر منصفانہ ہیں کیونکہ انہوں نے عورتوں کو ان کے قدرتی اور پیدائشی حق سے محروم کر دیا ہے۔ مسٹر موہن ریانے تجویز کی تائید کی اور فرمایا کہ منو کا شاستر دور حاضرہ کیلئے ایک فرسودہ قانون ہے اور نسوانی زندگی کے موافق نہیں ہے تحریک اتفاق رائے سے منظور کی گئی ؛

(چھپا محمد عبدالرحمان صاحب [illegible] قادیان میں [illegible] سے شائع کیا)